تھی،آپؓ نے ان میں سے ایک آدمی کو حکم دیا کہ وہ اذان کہے ،اس نے اذان کہی ، پھر انہوں نے فجر کی دو سنتیں پڑھیں ،اس کے بعد لوگوں نے اس کو اقامت کہنے کا حکم کیا،اس نے اقامت کہی ، پھر حضرت انسؓ نے آگے ہو کر ان کو جماعت کرائی"۔ (ابن ابی شیبہ :۲/۳۲۱) (صحیح البخاری مع الفتح :۲/۱۳۱معلقاً)

حافظ ابن حجرؒ نے اس کو ابو یعلی کے طریق سے مختصر روایت کیا ہے اور کہا ہے :

"هذا اسناد صحيح موقوف" (تغليق التعليق :۲/۲۷۶،۲۷۷)

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جماعت ثانیہ کے لئے بھی اقامت کہنی چاہیے ، عبدالحی لکھنوی حنفی لکھتے ہیں : "جماعت ثانیہ میں دوبارہ اقامت کہنی چاہیے"۔(مجموع الفتاویٰ :۱/۳۰۲)

محدث العصر ،الفقیہ حافظ زبیر علی زئی حفظہ اللہ تعالیٰ اس کی سند کو "صحیح کالشمس" قرار دے کر لکھتے ہیں :

"حضرت انسؓ کی دوسری جماعت پر اہلِ مسجد یا صحابہؓ وغیر ھم کا انکار ثابت نہیں ہے، گویا دوسری جماعت کے جواز پر اجماع سکوتی ہو گیا ہے ، اسی طرح صحابہؓ سے اعادۂ جماعت پر انکار ثابت نہیں ہے، اسی طرح (بعض اوقات) بعض صحابہؓ کا پہلی جماعت کے بعد مسجد میں دوسری جماعت قائم نہ کرنا ، گھر لوٹ جانا تو یہ دوسری جماعت کے مکروہ ہونے پر دلیل نہیں ہے ،آدمی کے لئے دوسری جماعت بھی جائز ہے ،دوسری جماعت نہ کرانا، گھر لوٹ کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے ،اس لئے تو ہم دوسری جماعت کو واجب نہیں سمجھتے ،بلکہ جواز کے قائل ہیں"۔

(نیل المقصود فی التعلیق علی سنن ابی داوٗد :۱/۲۰۵)

امام ابن حزمؒ لکھتے ہیں :"هذا مما لايعرف فيه لأنس مخالف من الصحابة"۔(المحلی :۳/۱۵۶)

تنبیہ : بلاوجہ پہلی جماعت کو ترک کر کے دوسری جماعت کرانے والا باغی ہے۔

الحاصل : امام راتب کی رضامندی پر جماعت ثانیہ جائز ہے اور اس میں اقامت بھی کہنی چاہیے۔

سوال : کیا آدمی بوقتِ ضرورت نماز میں قرآن مجید پکڑ کر قرأت کر سکتا ہے؟ خادم حسین

جواب : جب آدمی قرآن کا حافظ نہ ہو ، تو بوقتِ ضرورت قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر نماز میں قرأت کر سکتا ہے، جمہور علماء اس کو جائز سمجھتے ہیں، اسی طرح اگر سامع حافظ نہیں ہے ، تو وہ بھی ایسا کر سکتا ہے ، جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے : (كانت عائشة يؤمها عبدهاذكوان من المصحف) یعنی : "حضرت عائشہؓ کا غلام ذکوان ان کو امامت کرواتا تھا ، قرآن مجید سے قرأت کرتا تھا"۔ (صحیح البخاری مع الفتح :۱/۱۸۴معلقاً)

(کتاب المصاحف لابن ابی داوٗد :۲۲۰)(مصنف عبدالرزاق :۲/۳۹۴) (مصنف ابن ابی شیبہ :۲/۳۳۸)

اس روایت کے بہت سارے طرق ہیں، حافظ ابن حجرؒ نے اسے "صحیح" کہا ہے۔ (تغلیق التعلیق :۲/۲۹۱)

امام نوویؒ لکھتے ہیں "امام مالکؒ، امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد ابو یوسف، محمد بن الحسن الشیبانی، امام احمدؒ اور ہمارے مذہب میں قرآن مجید سے قرأت کرنا جائز ہے۔(المجموع : ۴ / ۹۵)

سعودی عرب کے مفتی اعظم، فقیہ العصر، الامام عبدالعزیز بن بازؒ بھی "فتح الباری : ۲ / ۱۸۵" کی تحقیق میں اس کو بوقتِ حاجت جائز قرار دیتے ہیں۔

تنبیہ : جو لوگ کہتے ہیں کہ اگر ہاتھ میں مصحف پکڑ کر نماز میں قرأت کرے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، وہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ہمیں قرآن مجید ہاتھ میں پکڑ کر امامت کروانے سے منع فرمایا۔(کتاب المصاحف : ۲۱۷)

میں کہتا ہوں یہ روایت سخت ترین ضعیف ہے، اس کی سند میں نہشل بن سعید، راوی "متروک" اور "کذاب" ہے۔(دیکھیں میزان الاعتدال : ۴ / ۲۷۵)(تقریب التہذیب : ۵۶۶) اس روایت میں اور بھی علتیں ہیں۔

حنفی مذہب کی معتبر ترین کتابوں میں لکھا ہے :

"اذاقرأ المصلي من المصحف فسدت صلاته فی قول أبي حنيفة لونظر إلى فرج المطلقة عن شهوة يصير مراجعاً، ولا تفسد صلاته لونظرالمصلي إلى فرج امرأة بشهوة حرمت عليه أمها وابنتها ولا تفسد صلاته"

ترجمہ : "جب نمازی قرآن مجید پکڑ کر قرأت کرے، تو ابو حنیفہ کے قول کے مطابق نماز فاسد ہو جاتی ہے، اگر طلاق شدہ عورت کی شرمگاہ کو شہوت کی نظر سے دیکھتا ہے، تو رجوع ہو جائے گا، نماز بھی فاسد نہیں ہوگی، اگر نمازی کسی عورت کی شرمگاہ کی طرف شہوت کے ساتھ دیکھتا ہے، تو اس عورت کی ماں اور بیٹی اس پر حرام ہو جائے گی، نماز فاسد نہیں ہوگی"۔(فتاویٰ قاضی خان : ۱ / ۶۵)(فتاویٰ عالمگیری : ۱ / ۱۰۱)

(الفتاویٰ التاتار خانیہ : ۱ / ۵۹۴) (الأشباہ والنظائر : ۲ / ۳۰۷)

امام اہلِ بدعت احمد رضا خان بریلوی لکھتے ہیں : "اگر عورت کو طلاق رجعی دی تھی، ہنوز عدت نہ گزری تھی، یہ نماز میں تھا کہ عورت کی فرج داخل (شرمگاہ کے اندرونی حصے) پر نظر پڑ گئی اور شہوت پیدا ہوئی، رجعت ہو گئی اور نماز میں فساد نہ آیا"۔ (فتاویٰ رضویہ : ۱ / ۷۴)

قارئین : یہ حنفی مذہب کی معتبر کتابیں ہیں، اور یہ حنفی فقہاء ہیں، نعوذ باللہ جن کے نزدیک قرآن مجید کی قدر عورت کی شرمگاہ سے بھی کم ہے، ان نام نہاد فقہاء کے بارے میں وھیب بن الورد فرماتے ہیں : "رب عالم يقال له فقيه وهو عندالله مكتوب من الجاهلين" ترجمہ : "کتنی دفعہ ایک (نام نہاد) عالم کو فقیہ کہا جاتا ہے،